

## سوال

قسطوں میں خرید و فروخت کا حکم کیا ہے؟ اور جب کوئی خریدار قسطوں کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو اس سے شرعاً کس طرح نپٹا جائے؟

## پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

ادھار میں موجودہ قیمت سے زیادہ لینا جائز ہے، اور اسی طرح نقدوں اور ایک معلوم مدت تک کی قسطوں میں خریداری کی قیمت بتانا بھی جائز ہے، اور بیع اس وقت تک صحیح نہیں ہو گی جب تک خریدار اور فروخت کرنے والا دونوں نقد یا ادھار پر اتفاق نہ کر لیں، لہذا اگر بیع نقد یا ادھار میں تردد کے ساتھ ہوئی ہو وہ اس طرح کہ کسی ایک قیمت پر یقینی اتفاق نہ ہوا ہو تو یہ بیع شرعاً جائز نہیں ہو گی.

دوم:

معاهدے کے اندر ادھار کی بیع میں موجودہ قیمت سے علیحدہ قسطوں پر فوائد شامل کرنا شرعاً جائز نہیں، وہ اس طرح کہ مدت کے ساتھ مرتبط ہو چاہے خریدار اور تاجر فائدے کی نسبت پر اتفاق کریں یا اسے عام چلنے والے فائدہ سے مربوط کر دیں.

سوم:

جب خریدار مدت مقررہ پر اقساط کی ادائیگی میں تاخیر کرے تو اس پر اسے لازم کرنا جائز نہیں، یعنی کسی سابقہ شرط یا بغیر کسی شرط کے ہی قرض کی رقم زیادہ کرنا جائز نہیں کیونکہ یہ سود اور حرام ہے.

چہارم:

قرض لینے والے (یعنی اقساط پر خریداری کرنے والے) کے لیے اقساط کی ادائیگی میں ٹال مٹول سے کام لینا حرام ہے، لیکن اس کے باوجود اقساط کی تاخیر کی بنا پر تاخیر کے عوض میں پیسے زیادہ کرنا شرعی طور پر جائز نہیں.

پنجم:

بائع کے لیے شرعا جائز ہے کہ وہ معاہدے کے وقت مدت کی شرط رکھے کہ: خریدار نے اگر کچھ اقساط میں تاخیر کردی تو وقت سے قبل ہی اقساط ختم کردی جائیں گی، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اگر خریدار اس پر رضامندی کا اظہار کرے تو پھر معاہدے میں یہ شرط رکھی جاسکتی ہے۔

ششم:

بائع کو کوئی حق نہیں کہ وہ فروخت کردہ چیز کی ملکیت اپنے پاس رکھے، لیکن یہ جائز ہے کہ وہ خریدار کے ساتھ یہ شرط رکھے کہ بطور ضمانت فروخت کردہ چیز اس کے پاس رہن رکھے تا کہ مقرر کردہ اقساط پوری ہوسکیں۔

دیکھیں: مجمع الفقہ الاسلامی صفحہ نمبر ( 109 )

ہفتم:

مدت پر حاصل کردہ قرض کی وقت سے قبل ادائیگی کی بنا پر قرض میں سے کچھ کمی کرنا شرعا جائز ہے، چاہے یہ کمی قرض لینے والے کے مطالبہ پر ہو یا قرض دینے والے کی طرف سے، جب کسی سابقہ اتفاق کی بنا پر ایسا نہ ہو تو یہ حرام کردہ سود میں شامل نہیں ہو گا اور جب تک قرض خواہ اور مقروض دونوں کے مابین ہی یہ معاملہ اور تعلق رہے، لیکن جب اس میں کوئی تیسرا فریق شامل ہو گیا تو پھر جائز نہیں، کیونکہ اس وقت تجارتی اوراق کی کمی کے حکم میں آ جائے گا۔

ہشتم:

جب اقساط ادا کرنے والا تنگ دست نہ ہو اور مستحق اقساط میں سے کوئی قسط ادا نہ کرسکنے کی حالت میں خریدار اور تاجر کا مکمل اقساط ختم کرنے پر اتفاق کرنا جائز ہے۔

نہم:

مقروض کی موت یا اس کے مفلس ہو جانے یا پھر ادائیگی میں ٹال مٹول کرنے کی حالت میں رضامندی کے ساتھ قرض وقت سے پہلے ادا کرنے کی صورت میں قرض میں کمی کرنا جائز ہے۔

دہم:

تنگ دستی کا ضابطہ جس کی بنا پر اسے ڈھیل اور مہلت دینا واجب اور ضروری ہے یہ ہے کہ: مقروض کے پاس



اس کی ضروریات سے زیادہ مال نہ ہو جو اس کے قرض کی ادائیگی کر سکے یا پھر کوئی ایسی بعینہ چیز نہ پائی جائے جو اس کی ادائیگی کر سکتی ہو.